السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ہمارے بعض اہلِ حدیث کی مساجد میں جمعہ کی ایک اذان اور جب کہ اہلحدیث کی بعض مساجد میں جمعہ کی دو اذانیں دی جاتی ہیں۔ ایک اذان دینے والے اہلحدیث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں صرف ایک اذان عندالخطبہ دی جاتی تھی لہٰذا دوسری اذان دینا جائز نہیں۔ مگر دو اذان دینے والے اہلحدیث کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کی کثرت دیکھی تو انھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اذان عندالخطبہ کے علاوہ ایک اور وقتی اذان جیسی نماز ظہر کے لئے ہوتی ہے، جاری کردی جس کا کسی صحابی نے انکار نہ کیا۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان « عَلَيكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ المَهدِيِّينَ ' (سنن ابن ماجه ،بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهدِيِّينَ ، رقم : ۴۲) کے تحت اذان عندالخطبہ دینے سے سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اذان وقتی سے سُنّتِ خلفاء، دونوں سُنتوں پر عمل ہوجائے گا۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ سنّت، سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں لہٰذا یہ حضرات کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں مسنون ہیں۔

براہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل ارسال کرکے ممنون فرمائیں کہ کیا جمعہ کی دو اذانیں دینا جائز اور مسنون ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً جمعہ کی صرف ایک اذان ہے، جو خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت دی جاتی ہے۔ اذانِ عثمانی کا محض جواز ہے۔ کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ مطاع تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی کثیر تعداد نے ان کے اس فعل پر موافقت کی ہے۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے عہدِ نبوی کی بطورِ مثال بلالی اذان موجود تھی، جو نماز فجر کی تیاری کے لئے قبل از وقت دی جاتی تھی۔ اسی طرح اذانِ عثمانی کا اضافہ بھی قبل از وقتِ جمعہ کی تیاری کے لئے ہوا۔ لہٰذا اگر کوئی ایک اذان دے یا کوئی دو کا قائل ہو تو کسی پر نکیر نہیں ہونی چاہیے۔

اگرچہ اولیٰ ایک ہے۔ موضوع ہذا پر میرا ایک تفصیلی فتویٰ بعنوان ''عثمانی اذان کی شرعی حیثیت'' چند سال قبل فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ (جلد: ۱) اور جملہ جماعتی جرائد و مجلات میں شائع ہوچکا ہے۔ اس میں جانبین کے دلائل کا محاکمہ علمی انداز میں کیا گیا تھا۔ جو کافی مفید ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 272

محدث فتویٰ